شذرات

آہ سردار محمد امین خاں کھوسو!!

ماہ دسمبر میں سندھ بلوچستان کے ممتاز سیاسی رہنما اور تحریکِ آزادی وطن کے عظیم رہبر سردار محمد امین خان کھوسو کا انتقال ایک ایسا قومی المیہ ہے جو کبھی فراموش نہیں ہوسکتا۔ مرحوم کھوسو کی تعلیم علیگڑھ میں ہوئی۔ جیسے ہی انھوں نے وکالت کی تعلیم مکمل کی تو وطن میں آکر صحافت اور سیاست میں مشغول ہوگئے یہ وہ زمانہ تھا جب بلوچستان میں سامراجی حکومت کی طرف سے مظالم ڈھائے جاتے تھے۔ قبائلی سردار انگریز سامراج کی غلامی پر فخر کیا کرتے تھے اور القاب حاصل کرتے رہتے تھے۔ عین اس حالت میں جھل مگسی کے ایک نوجوان محب وطن سردار یوسف علی خان، بلوچوں کی اصلاح اور ان کو حقوق دلانے کے لیے اٹھے بلوچ کانفرنس بلائی اور اس کو کامیاب بنانے کے لیے تگ و دو شروع کردی۔ انگریز حکام کا اتنا رعب تھا کہ کسی سردار کو ان کے خلاف لب کشائی کی جرأت نہ ہوتی تھی۔ اچانک جیکب آباد سندھ کے ایک چھوٹے گاؤں عزیز آباد سے سردار یوسف علی خاں کی حمایت اور انگریز سامراج کے خلاف ایک باطل شکن آواز اٹھی جس نے قصر سامراج کو ہلاکر رکھ دیا۔ یہ آواز تھی سردار محمد امین خاں کھوسو کی۔ کھوسو مرحوم نے نواب یوسف علی خان کے خاص رفیق اور راست بازو بن کر

بلوچوں کی اصلاح اور وطن کی آزادی کے سلسلے میں زبردست تحریک چلائی۔ مگر افسوس کہ نواب یوسف علی خاں کوئٹہ کے زلزلہ میں حادثہ کا شکار ہو گئے۔

سندھ میں آزادیٔ وطن کے کارواں کے پیشوا حضرت مولانا تاج محمود صاحب امروٹی تھے۔ حضرت استاذ مولانا عبید اللہ صاحب سندھیؒ اپنے استاذ شیخ الہندؒ کے ایماء سے افغانستان چلے گئے تھے۔ اس سفر کا سارا انتظام حضرت امروٹی نے کیا تھا۔ سردار کھوسو صاحب حضرت امروٹی کے بڑے معتقد تھے اور تحریکِ آزادی میں ان کی جماعت کے ساتھ مل کر کام کرتے تھے۔ آگے چل کر سردار صاحب، کانگریس کے ٹکٹ پر سندھ اسمبلی کے ممبر بھی منتخب ہو گئے اور خان بہادر شہید اللہ بخش او۔ بی۔ اے کو القاب چھڑا کر وطن کی تحریکِ آزادی میں سرگرم رہنما کی حیثیت سے شامل کرنے کا بڑا سہرا کھوسو مرحوم کے سر پہ ہے۔ ان ہی کی کوشش سے اللہ بخش شہید نے اپنی وزارت عظمیٰ کے دور میں حضرت استاذ مولانا عبید اللہ سندھی کی ضمانت دے دی اور مولانا سندھیؒ کو واپس سندھ آنے کی اجازت ملی۔

سردار محمد امین خان ایک شعلہ بیان مقرر اور زورِ قلم کے مالک تھے۔ عوام کی محبت میں اتنے بڑھ گئے کہ کچھ زمانہ تو مارکسزم کے بڑے حامی تھے۔ سندھ میں اکثر ہندو اور مسلم کامریڈوں کی قیادت ان کے ہاتھ میں تھی۔ لیکن مولانا عبید اللہ سندھیؒ کی واپسی کے بعد جیسے ہی سردار صاحب کو مولانا سندھیؒ کی زیارت نصیب ہوئی تو جملہ غیر اسلامی عقائد اور رجحانات سے تائب ہو کر مولانا سندھی کے سیاسی خیالات کے مبلغ بن گئے اور آخر دم تک اسی پر کاربند رہے۔ اس نظریہ میں اتنے پختہ تھے کہ گفتار، کردار اور شکل و شباہت میں بھی وہ مولانا سندھی کے مثیل بن گئے تھے۔ حضرت مولاناؒ سے ان کو اتنی محبت تھی کہ ان کا نام لے کر گریہ کرتے تھے اور سختی سے ان کے سیاسی خیالات اور عقائد کی تبلیغ کرتے تھے۔ حضرت مولانا سندھیؒ سے ان کی والہانہ محبت کا اندازہ ان کی اس تحریر سے کیا جا سکتا ہے:

"حضرت مولانا عبید اللہ سندھیؒ کی مجھ غریب پر جو عنایت تھی اُس کے

ثبوت میں ان کا ایک فقرہ درج کرتا ہوں۔ محمد بن قاسم ولی اللہ ٹھیا لوجیکل کالج کے قیام کا اعلان کرتے ہوئے مولاناؒ میرے کام کی تعریف میں فرماتے ہیں:

"ہمارا پارٹی نظام سندھ اسمبلی میں نمودار ہوگا۔ ہمارا یہ کام بڑھ رہا ہے مگر بہت آہستہ آہستہ۔"

حضرت مولاناؒ کی آمد سے پہلے میری جو کیفیت تھی وہ باقی نہ رہ سکی۔ حق وصداقت کے اس پیامبر کے دیکھنے کے بعد میری صنم پرستیاں باقی نہ رہ سکیں ؎

بالا بلند عشوہ گر سرو ناز من کوتاہ کرد قصداً زہد دراز من

اب میں حضرت مولاناؒ کی روح کو گواہ کرکے کہتا ہوں کہ میں مسلمان ہوں اور مسلمان مروں گا۔ کسی سیاسی گروہ، جماعت یا فرد کی تائید کی یا اس سے سیاست سیکھنے کی اب مجھے ضرورت باقی نہیں رہی۔"

سردار محمد امین خان ایک عجیب وغریب شخصیت کے مالک تھے۔ ایک طرف تو وہ اپنے سیاسی معتقدات میں کسی بھی دوسرے زعیم کی پیروی نہ کرتے تھے اور دوسری طرف ان کی ذاتی دوستی کا یہ عالم تھا کہ جناب جی۔ ایم سید کو سندھ کا سیدِ اعظم کہا کرتے تھے۔ اور جب کبھی لاہور جاتے تو مولانا مودودی صاحب سے بھی ان کی ملاقاتیں ہوتیں۔ قائدِ عوام جناب ذوالفقار علی خاں بھٹو کے بڑے مدّاح اور معاون تھے۔ جناب بھٹو بھی ان کو چچا کہہ کر پکارتے تھے اور عزت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ مرحوم کا سندھ کے اندر حلقۂ احباب نہایت وسیع تھا۔

مرحوم کا بہتر۷۲ سال کی عمر میں کراچی میں انتقال ہوا اور لاولد ہوکر فوت ہوگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

اس المیہ سانحہ میں ہم مرحوم کے بھائی جناب نظام الدین کھوسو سے شریکِ غم ہیں اور دست بدعا ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو غریقِ رحمت کرے اور ان کے اعزہ واقربا کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔